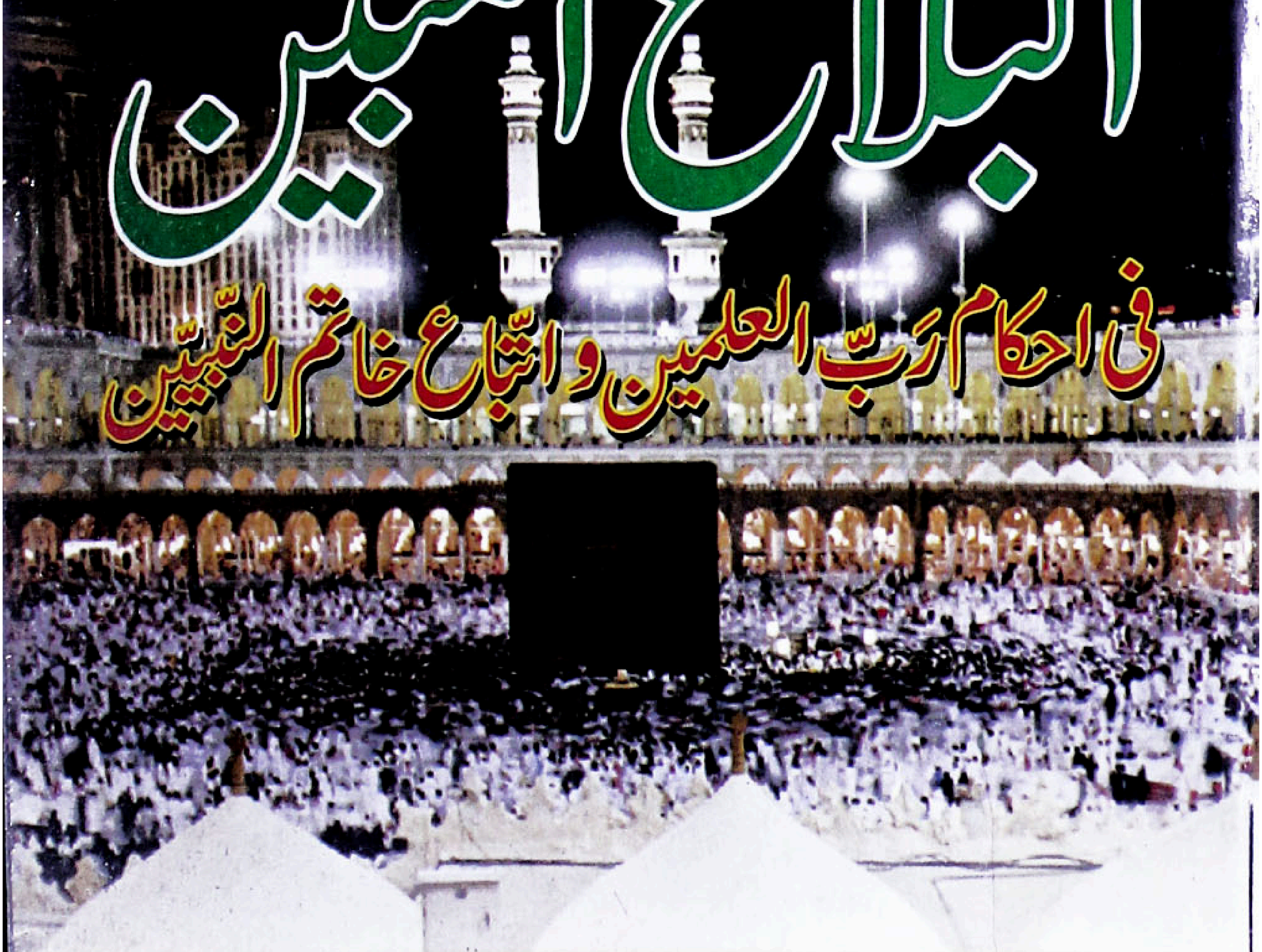
لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ



البلاغ المبین

فی احکام ربّ العلمین و اتّباع خاتم النّبیّین

تصنیف حکیم الامّت شاہ ولیّ اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۱۴ تا ۱۱۵۶ ہجری

ترجمہ مولانا محمد علی مظفری رحمۃ اللہ علیہ

قرآن آسان تحریک (رجسٹرڈ) فون: 7324904 •7242265-6

برائے رابطہ نیا پتہ: 50۔ لوئر مال نزد ایم۔ اے۔ او۔ کالج لاہور۔

E-mail: qat@lc

نام کتاب	البلاغ المبین	8/630
تصنیف	شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ	
ترجمہ	مولانا محمد علی مظفریؒ	
مطبع	قومی پریس- لاہور	
تعداد	10000	
ایڈیشن	ششم - دسمبر 2002	
ناشر	قرآن آسان تحریک (رجسٹرڈ)	
قیمت	630	

قرآن آسان تحریک رجسٹرڈ 13-A/II ، ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ، لاہور۔18
فون 5432357-5412288 فیکس 92-42-5419555

ذاتِ باری کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مثلاً زندہ کرنا، مار ڈالنا، اولاد بخشنا، روزی دینا اور پوشیدہ امور سے واقف ہونا وغیرہ وغیرہ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرنا اور اعتقاد رکھنا کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا بھی کر سکتا ہے۔ ورنہ ایسا کوئی شخص نہیں جو یہ کہے کہ خدائے تعالیٰ کا شریک کوئی اور خدا بھی ہے۔

خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ

اور اس کا آسمان سے گر پڑنا یہ ہے کہ دینِ توحید آسمان کی طرف ایک بلند مقام ہے جہاں پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی روشنی آفتاب عالمتاب کی طرح مومنوں کے دلوں کو منور کرتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار روشن ستاروں کی طرح فرزندانِ اسلام کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: [۱]

اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم روشن ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کی اتباع کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

---

[۱] یہ حدیث کئی صحابہ کرام سے مروی ہے۔ یہ الفاظ حضرت جابرؓ کے ہیں جسے ابن عبدالبر نے (جامع بیان العلم ۲/۹۱) میں اور ابن حزم نے (الاحکام ۶/۸۳) میں اپنی سندوں سے ذکر کیا گیا ہے۔ مگر دونوں نے اسے ناقابلِ اعتبار قرار دیا ہے، البتہ شعرانی نے اپنی کتاب (المیزان ۱/۲۸) میں کہا ہے: اس حدیث میں اگرچہ محدثین کے نزدیک کلام ہے مگر اہلِ کشف کے نزدیک صحیح ہے۔
یہ حدیث تھوڑے سے فرق کے ساتھ ابن عباس (الکفایہ للخطیب ص: ۴۸) عمر بن خطاب (الکفایہ ص ۴۸)

(باقی اگلے صفحہ پر)

پس جس نے دینِ توحید کو چھوڑ دیا وہ گویا آسمان جیسے بلند مقام سے گر پڑا کَاَنَّمَا حرفِ تشبیہ اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے لایا گیا ہے جس سے اس کی خوبی اور لطافت ظاہر ہوتی ہے۔

خَطْفُ الطَّیْرِ

خطف الطیر یعنی جانوروں کا اچک لے جانا یہ ہے کہ یہ شیاطین مشرکین کو لے جانے کے لیے فضاءِ آسمانی میں تیرتے رہتے ہیں اور جس طرح چیل اور کوے چیونٹی اور ٹڈی دل کا شکار کرتے ہیں اسی طرح یہ مشرکین کو اپنا شکار بناتے ہیں

مشرک دو قسم کے ہوتے ہیں

لیکن یہاں ایک اور بات قابلِ غور ہے۔ وہ یہ کہ مشرک دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جن پر دنیا میں صریح اور صاف شرک کا حکم لگا سکتے ہیں اور دوسرے

پچھلے صفحہ کا بقیہ:

ابن عمر (منتخب عبد بن حمید رقم ۷۸۳ - ص ۲۵۰) اور ابوہریرہ (مسند الشہاب للقضاعی رقم ۱۳۴۶ ، ۲/ ۲۷۵) نے روایت کی ہے مگر سب کے سب موضوع ہیں - مزید ملاحظہ ہوں مختصر المنہاج للبیہقی (رقم ۵۵) وجامع البیان العلم (۲/ ۱۰۴) والکامل ابن عدی ترجمہ حمزۃ الجزری والمعتبر للزرکشی (ص ۸۱ - ۸۵ ، والبطال القیاس ابن حزم (ص: ۵۳) ومیزان الاعتدال (۱/ ۶۰۶) بیر ابو اللیث الخیر آبادی۔

اس حدیث سے کچھ قریب کا مفہوم مسلم کی روایت کردہ ابوموسی اشعری کی روایت میں ہے جس میں آپ نے فرمایا؛ آسمان کے ستارے جب تک قائم ہیں یہ آسمان قائم ہے - جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان سے اللہ کا وعدہ سامنے آئے گا - میں اپنے صحابہ کے لیے باعثِ امان ہوں - جب میں نہ رہوں گا تو صحابہ سے کیا وعدہ سامنے آئے گا - اور میرے صحابہ اُمت کے لیے جائے امان ہیں جب وہ چلے جائیں گے تو اُمت سے کیا گیا وعدہ سامنے آئے گا - (صحیح مسلم فضائل صحابہ اور مسند احمد ۴/ ۳۸۵ ۳۸۴) میں یہ حدیث بروایت عمر بن خطاب بالفاظ مروی ہے - بحوالہ مشکوٰۃ - باب لمناقب الصحابہ)